Date:

عنوان:-

موجودہ تعلیمی معیار اور گرتی ہوئی اخلاقی قدریں اسباب و محرکات..... اصلاح کی تجاویز:-

علم فلک میں کہکشاؤں میں چمکتا ہے
علم گرجے جو بادلوں میں تو برستا ہے

علم قلم بھی ہے نہیں ظلم پر تلوار بھی ہے
ناصر شہر علم علیؑ کی ذوالفقار بھی ہے

علم رضیب سے عطائے پروردگار بھی ہے
علم عالم و معلم کا افتخار بھی ہے

انسان کو اشرف المخلوق کہا گیا یعنی مخلوق میں افضل اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان علم و عقل کی دولت ہی باقی تمام جانداروں میں ممتاز و نمایاں حیثیت ہی نہیں رکھتا بلکہ ان میں سب سے افضل بھی ہے۔ جتنی بھی اقوام کو عروج میسر ہوا ان میں بہت سے محرکات میں سے ایک اہم محرک علم ہی ہے۔ دنیا کے نقشے پر کوئی ایسی قوم نہیں عروج پا سکی جو علمی لحاظ سے زوال کا شکار ہو۔ علم ایک زیور ہے جسے چرایا نہیں جا سکتا۔

ate:

علم کئی نسلوں میں نسل انسانی تک پہنچا۔ سب سے پہلی صورت تو فضل رہی ہے کہ خدا بزرگ و برتر نے آدم علیہ السلام کو علم عطا فرمایا۔ اور فرشتوں کو علم میں فضیلت کی بنا پر کہا گیا کہ آدم کو سجدہ کریں۔ چنانچہ قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

"فرمایا اے آدم بتا دے فرشتوں کو ان چیزوں کے نام اور پھر جب (آدم) اس نے بتا دیئے ان کے نام تو فرمایا کیا نہ کہا تھا میں نے تم سے کہ میں خوب جانتا ہوں چھپی ہوئی چیزیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور جانتا ہوں جو تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو۔"

"اور جب ہم نے حکم دیا فرشتوں کو آدم کو سجدہ کر لو سب سجدے میں گر پڑے سوائے ابلیس کے اس نے تکبر کیا اور کافروں میں سے ہوا (تھا)۔"

(سورۃ البقرہ آیت 33، 34)

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اپنی ضروریات کے پیشِ نظر انسان نت نئی ایجادات اور دریافت کرتا رہا۔ مگر قبیلوں کے بکھرنے اور انسانوں کے دنیا میں پھیلنے سے جہالت کا ایک دور شروع ہوا لوگوں نے جس چیز کا اثر لیا اس کو خدا بنا لیا۔ ڈر سے جس سے اسے بھی معبود کہا، فائدہ ملا اگر چیز سے اسے بھی معبود کہا یوں انسانیت ظلمت کے اندھیروں میں ڈوب گئی۔

Date:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ اکرام کی تعلیم کا بندوبست کر
کے اصحاب صفہ کی شکل میں یا پھر غزوہ بدر کے قیدیوں کی
رہائی کے لیے دس بچوں کو پڑھانے کی شرط رکھ کر کیا
علم کا یہ نظام دنیا میں پھیلتا گیا اور پھر اسلام کا سنہری
دور شروع ہوا جہاں سپین کا انقلاب، بوعلی سینا، جابر
بن حیان کی ایجادات اور ان جیسے کئی نامور سائنس دانوں
کی ایجادات نے بغداد کو علم کا مرکز اور عربی کو بین
الاقوامی زبان برائے علم بنا دیا تھا۔

تاریخ پر ہلکی سی نگاہ ڈالنے کے بعد اگر موجودہ تعلیمی نظام
کو دیکھا جائے تو یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ زوال مسلم کا
ایک عظیم سبب علم میں پیچھے رہ جانے کی بدولت ہوا۔ پاکستان
میں تعلیمی نظام کی بات کی جائے تو ابتدائی تعلیم سکولوں
میں پھر انٹرمیڈیٹ کی تعلیم کالج اور ہائیر ایجوکیشن یونیورسٹی
میں دی جا رہی ہے۔ بظاہر دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ
تعلیم میں تو کوئی کمی بیشی نہیں ہے مگر اسے اگر گہرائی
سے دیکھا جائے تو یہ ایک مکمل کھوکھلا نظام ہے۔ پاکستان
میں دو طرح کے میڈیم کا استعمال ہوتا ہے تعلیم دینے کے لیے
ایک ہے اردو اور دوسرا انگلش۔ جیسا کہ ہم واقف ہیں
کہ پاکستان کی زیادہ آبادی دیہی علاقوں میں رہتی ہے
اور وہاں علاقائی زبانیں بولی جاتی ہیں جب ان
علاقوں میں انگلش زبان میں تعلیم دی جاتی ہے تو

Date:

طالب علم مکمل انحصار رٹے پر کرتے ہیں کیونکہ وہ دوسرا
میڈیم ہونے کی وجہ سے سمجھ نہیں پاتے ہیں۔

بقول اقبال:۔

خدا تجھے کسی طوفاں سے آشنا کر دے
کہ تیرے بحر کی موجوں میں اضطراب نہیں
تجھے کتاب سے ممکن نہیں فراغ کہ تو
کتاب خواں ہے مگر صاحبِ کتاب نہیں

دوسری قسم تعلیم کی مدرسہ میں تعلیم دی جاتی ہے۔ مدرسہ کی تعلیم مکمل طور پر مذہبی تعلیم پر مشتمل ہوتی ہے۔ اور وہاں سے فارغ التحصیل ہونے والا طالب علم دنیا کی موجودہ ایجادات اور دریافت سے انجان رہتا ہے۔ تیسری قسم کی (کالج) تعلیم cambrige کی یعنی "A" اور "O" لیول کی تعلیم ہے۔ اسی تعلیم میں وسیع پیمانے پر پرائیویٹ سکولوں کی موجودگی پائی جاتی ہے اور سرکاری تعلیم کے حوالے سے اگر خامیوں کا جائزہ لیں تو عمارتوں کا فقدان ہے اور جو ہیں بھی تو بنیادی ضروریات سے خالی ہیں اور پھر اسی طرح اساتذہ نے خود کو دورِ جدید کے تقاضوں کے حساب سے خود کو اپ ڈیٹ نہیں کیا اور ان کی بڑی تعداد میں سکولوں سے غیر حاضری موجودہ صورتحال کی عکاسی کرتی ہے اس کے ساتھ ہی والدین کے اندر یہ رجحان ہے کہ ہم

Scanned with CamScanner

te:

بچوں کو تعلیم دے کر ان پر Investment کر دیتے ہیں
جو بڑے ہو کر واپس ہو گی۔ اس طرح طالبہ
کی اکثریت نوکریوں کی خاطر علم حاصل کر رہی
ہے۔ غرض علم حاصل کرنے کا اصل مقصد ہی فوت
ہو جاتا ہے کہ علم کے حصول کے مقصد کی بنیاد ہی
غلط ہے۔ اس کے علاوہ دیہی علاقوں میں قبائلی
نظام کے ماتحت رہنے والے افراد اپنے بچوں کی تعلیم
میں مرد اولاد کو حق دیتے ہیں کہ سکول جائے مگر
عورت اولاد کی تعلیم کے سرے سے مخالف ہیں۔

حدیث نبوی شریف ہے۔

"علم حاصل کرنا مرد اور عورت پر فرض ہے۔"

نپولین نے بھی کہا تھا

"تم مجھے اچھی / تعلیم یافتہ مائیں دو میں تمہیں
تعلیم یافتہ نسل دوں گا۔"

مندرجہ بالا بیان کردہ تعلیمی نظام کی بدولت معاشرے
میں بے چینی، اضطراب کی سہولت ہے۔ طلبہ کے لیے
ممکن نہیں کہ جو علم حاصل بھی کر رہے ہیں اس سے دوسروں
کو نفع پہنچا سکیں۔ ہمارے ملک میں ایک بڑی تعداد
ڈگریاں رکھنے والوں کی ہے مگر وہ بے روزگار ہیں یہاں تک
کہ بالکل بے کار بیٹھے ہیں۔ ایسی صورت میں معاشرے
میں ڈپریشن کی کیفیت پیدا ہوتی ہے اور عدم برداشت

Scanned with CamScanner

روز بروز بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ جس کی بدولت
والدین اور بچوں کے درمیان ایک بہت بڑا گیپ آ گیا
ہے۔ جس کی وجہ سے اخلاقی قدریں مسمار ہو رہی
ہیں۔ تعلیم کے نظام میں یا تو مکمل طور پر دینی
تعلیم ہے یا پھر مکمل طور پر انگریزی تعلیم۔ تصور ہی
نہیں رہا اخلاقی تعلیم کا بھی۔ ایک سروے کے مطابق
ہیں۔ ان تین سالوں کے دوران خواتین پر تشدد
کے کئی ہزار واقعات رپورٹ ہوئے ہیں۔ کیا ہم
کہہ سکتے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک ان پڑھ اور جاہل ہے
ہرگز نہیں۔ تعلیمی نظام میں موجود خلاء کی وجہ سے
لوگ اخلاقی لحاظ سے انتہائی پسماندہ ہو گئے ہیں اگر
پسماندگی کا اندازہ لگایا جائے تو جرائم کی شرح میں
ملک میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ نشہ آور نوجوان
طبقے کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ تشدد کے واقعات میں
اضافہ ہو رہا ہے۔ استاد کی تعظیم اور عزت نہ کرنے کی
رسم چل پڑی ہے معاشرے میں طلبہ اساتذہ کو
source of medium سمجھتے ہیں جو بس ان تک معلومات
پہنچا رہا ہے۔ اس کے اصل مقام سے بالکل ناواقف
اور نا آشنا لگتے ہیں۔

بقول حضرت علیؓ جس نے مجھے ایک لفظ بھی سکھایا
اس نے مجھے اپنا غلام بنایا"۔

Date:

اخلاقی قدروں کی گرنے کی بے شمار وجوہات ہیں
جو ہمارے معاشرے میں موجود ہیں۔ تعلیمی نظام میں
اخلاقی تعلیم کا فقدان، والدین کے رویوں میں
لچک کی کمی، ملک کی معاشرتی و معاشی نازک صورتحال،
بے روزگاری، طلباء کا طے کیے گئے اہداف کا حاصل
نہ کرسکنا، بڑی تعداد میں ذہین افراد، ڈاکٹر
انجینئر کا ملک سے باہر جانا۔ 2022 میں تقریباً 17 لاکھ
افراد جن میں ماہر اور تجربہ کار افراد شامل تھے
ملک کو خیر آباد کہا اور باہر چلے گئے جن کے جانے سے
پیچھے ایک خلاء پیدا ہو گیا۔

اس کے علاوہ نظام تعلیم میں سکولوں میں سائنسی
تعلیم پر زور دیا اور مدرسوں میں مذہبی تعلیمی
پر زور دینا سکھایا جا رہا ہے۔ کہیں پر بھی
اخلاقیات پر زور نہیں دیا جا رہا۔ معاشرے کے
یہ افراد تنگ نظر ہوتے ہیں۔ سائنسی تعلیم یافتہ
مدرسوں سے تعلیم یافتہ کے متعلق تنگ نظر اور
مدرسوں سے تعلیم یافتہ سائنسی تعلیم یافتہ کے متعلق
یوں معاشرے میں ایک بگاڑ کی سی کیفیت رونما ہوتی
ہے۔ اس صورتحال میں ایک اور اقدام معاشرے
میں مختلف طبقات کا عورت کی تعلیم کے بارے
میں الجھا ہوا ذہن ہے۔ کچھ کے مطابق تعلیم
دی جائے اور کچھ لیتے ہیں کہ یہ تعلیم عورت میں

Date: اور تعلیمی ضرورت کے پیشِ نظر اقدامات اٹھانے

کی صلاحیت رکھتی ہو۔ تعلیمی اخراجات
کے لیے مناسب بجٹ کا اہتمام کیا جائے تاکہ ملک میں
وسیع پیمانے پر ادارے قائم کیے جائیں اور خستہ
حال اداروں کی حالت کو بہتر بنایا جائے۔ اساتذہ کی
تربیت کا خاطر خواہ بندوبست کیا جائے کہ آیا وہ اساتذہ
بننے کا معیار کیا ہونا چاہیے۔ پرائیویٹ سکولوں کی تعلیم
کی نگرانی کی جائے اور انہیں ایک ہی نصاب کے ماتحت
کیا جائے۔ ملک میں تعلیمی نظام کی تشکیل میں مذہبی اور
دنیاوی بنیادی تعلیم میں توازن اور اعتدال کی
ضرورت ہے۔ تعلیم کی بنیاد خودی کے نظام پر رکھی
جائے جس کا تصور اقبال نے دیا کیونکہ علم کی اصل
بنیاد اور اس کی انتہا بھی خدا کی پہچان ہے۔
ملک میں تعلیم کے نظام کو ملک کی قومی زبان میں دیا
جائے۔ اس کے علاوہ پرانے طریقہ تعلیم سے نکل
کر طلباء کے لیے سرگرمیوں اور پریکٹیکل کروانے کا بندوبست
مناسب طریقے سے کیا جائے حتیٰ کہ تعلیم کا معیار
اس بنیاد پر ہو کہ ایک وہ خودی کو اپنے اندر اجاگر کر
لے اور دوسری طرف اس کے اندر
Higher ability skills بھی موجود ہوں۔ یوں
وہ دنیا اور آخرت کی کامیابی کا ضامن بن سکے
گا اور اس کی جسم کی خدمت کے ساتھ ساتھ
اس کی روح کی خوراک کا بندوبست بھی ہو سکے گا۔

مختصراً۔ ہمیں یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ ہم کسی بھی ملک سے نظامِ تعلیم مستعار نہیں لے سکتے۔ اگر ہم فقط مغربی تعلیم پر جائیں تو علم جو روح کی غذا ہے روحانی فقدان کا شکار ہو جائے گا اور اگر صرف عصرِ حاضر کے علماء کے مطابق صرف دینوی تعلیم کی طرف جائیں تو سائنسی میدان میں تعلیم کے میدان میں پیچھے رہ جانے کا خدشہ ہے۔

اس صورتحال کے پیشِ نظر نظریہ اسلام کو مدِ نظر رکھتے ہوئے مرد و زن کی مناسب تعلیم کا بندوبست جو اقوامِ عالم میں پاکستان کو مہذب بنائے اور خدا سے بھی لاتعلق نہ کرے۔ ایسے تعلیمی نظام کو بڑے محتاط طریقے سے تشکیل دے کر نافذ العمل کرنے کی ضرورت ہے۔

بقول اقبال:

خدائے لم یزل کا دستِ قدرت تو، زباں تو ہے
یقیں پیدا کر اے غافل کہ مغلوبِ گماں تو ہے
پرے ہے چرخِ نیلی فام سے منزل مسلماں کی
ستارے جس کی گردِ راہ ہوں، وہ کارواں تو ہے